تَعْویذ یا حِرْز

<"xml encoding="UTF-8?>

تَعْویذ یا حِرْز

تَعْویذ یا حِرْز بلاؤں سے نجات کے لئے بعض قرآنی آیات، ذکر اور دعائیں ہیں۔ شیعہ مصادر میں تعویز اور حرز والی بعض دعاوں کے لئے ذکر شدہ آثار اور خواص کی وجہ سے ان پر زیادہ توجہ ہوئی ہے آیۃُ الکُرسی و آیۂ وَ اِن یَکاد ان آیات میں سے ہیں جو تعویز اور حرز کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ حرز امام جوادؑ اور حرز یَمانی حرز کی مشہور دعاؤں میں سے ہیں۔ کتاب الکافی اور مُہَجُ‌الدّعَوات میں چہادہ معصومینؑ سے نقل شدہ حرز کو ایک مستقل بات میں درج کیا ہے۔
تعویز کے آثار پر اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں بھی عقیدہ ہے۔ اسلام میں خرافاتی تعویزوں کے برخلاف آیات اور ادعیہ پر مشتمل تعویزیں موجود ہیں۔ بعض فقہا کے مطابق ناشناختہ چیزوں کا تعویز جائز نہیں ہے۔

تعویذ کی تعریف اور اقسام

آیت و ان یکاد اور نظر بد کی علامت کا امتزاج
تَعْویذ یا حِرْز ان آیات، اذکار اور دعاؤں کو کہا جاتا ہے جو بلا، شر، دشمن، حیوانات یا نظر بد[1] سے حفاظت کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔[2]
بعض تعویزوں کو بعض چیزوں پر لکھ کر گردن یا بازو پر باندھی جاتی ہیں یا کسی جگہ (گھر کے دروازے پر) لٹکائی جاتی ہیں۔[3] بعض تعویزیں دعا اور ذکر نہیں ہیں اور ہرن کا چمڑا یا کسی درخت کے پتے جیسی چیزوں سے بنتی ہیں۔[4]
کہا گیا ہے کہ تعویز زیادہ تر نظر بد سے بچنے کے لئے لکھی جاتی تھی۔[5]

بعض محققین کا کہنا ہے کہ تعویز اور حرز میں خاص فرق نہیں ہے اور دونوں مترادف الفاظ ہیں۔[6]
حدیث کی بعض کتابوں میں بھی حرز اور تعویز کو ایک ہی باب میں ذکر کیا ہے۔[7] البتہ بعض کا کہنا ہے کہ اگرچہ حرز اور تعویذ کا خاص فرق واضح نہیں ہے لیکن ان کو ایک سمجھا جاسکتا ہے۔[8]
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حرز کے معنی میں کچھ تبدیلیاں آئی ہیں بعض ادوار میں تعویز کے مترادف اور بعض ادوار میں طِلِسْم کے معنی کے قریب تھا۔[9]
"تَمیمہ"[10]
"ہِیْکَل" و "حَمایل" تعویز سے مربوط الفاظ ہیں جن کو تعویذ کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔[11]

اسلامی تعلیمات میں تعویذ کی اہمیت
دعائیہ حرز اور تعویذیں دعائیہ میراث ہیں جو ان کے لیے مذکور خصوصیات اور کاموں کی وجہ سے ہمیشہ دلچسپی کا باعث رہی ہیں۔[12]
حرز کا لفظ قرآن میں نہیں آیا ہے؛ لیکن شیعہ اور اہل سنت کی متعدد احادیث میں ذکر ہوا ہے۔[13]

آیۃُ الکُرسی اور آیۂ وَ اِن یَکاد تعویذ اور حرز کے لئے استعمال ہونے والی آیات میں سے ہیں جو آیاتُ الحِرز سے مشہور ہیں۔[14]
کلینی (متوفی: 329ھ) نے اپنی کتاب کتاب الکافی میں،[15]
اور سید بن طاووس (متوفی: 664ھ) کتاب مُہَجُ‌الدّعَوات نے معصومینؑ سے مأثور حرز کو ایک مستقل اور الگ باب میں جمع کیا ہے۔[16]
کتاب «حرزہای معصومین» بقلم سید علی لواسانی
کتاب سَفینَۃُ البِحار میں شیخ عباس قمی (متوفی: 1359ھ) کے نقل کے مطابق پیغمبر اکرمؐ اپنے نواسے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے لئے مُعَوِّذَتَیْن کی تعویذ کرتے تھے۔[17]
مشہور حرز میں حرز امام جوادؑ، حرز یَمانی، حرز ابودَجانہ اور حرز یاسین شامل ہیں۔[18] محققین کا کہنا ہے کہ حرز کا معتبر ہونے یا نہ ہونے کی طرف توجہ نہ کرنے سے بعض مشکلات ایجاد ہوتی ہیں اسی لئے ان تعویذوں اور حرز کو استعمال کرنا چاہئے جو معصومین کی روایات میں ذکر ہوئی ہیں اور جو حرز یا تعویذ روایات میں مذکور نہیں ان سے اجتناب کیا جائے۔[19]
سید علی لواسانی کی کتاب «حرزہای معصومین» ان کتابوں میں سے ایک ہے جس میں معصومین سے مأثور تعویذیں نقل ہوئی ہیں۔[20]

تاریخچہ

تعویذ اور حرز پر عقیدہ اور اس کی تاثیر کو اسلامی تعلیمات میں یقنی جانا گیا ہے لیکن اسلام سے مختص مسائل میں سے نہیں ہے بلکہ دوسرے ادیان[21] اور اقوام میں بھی اس پر عقیدہ رکھا جاتا ہے۔[22]
بعض روایات روایات کے مطابق تعویذ پڑھ کر دم کرنے کا رواج دیگر ادیان میں بھی موجود ہے۔[23]
محققین کا کہنا ہے کہ اسلام نے عصرِ جاہلیت میں رائج تعویذوں پر خطِ بطلان کھینچا ہے اور انہیں خرافات قرار دیا ہے اور ان کی جگہ آیات اور دعاؤں پر مشتمل تعویذوں کو بیان کیا ہے۔[24]

حرز اور تعویذ شریعت کی نظر میں

قاجاریہ دَور کی ایک تعویذ جس میں مختلف دعائیں اور آیات شامل ہیں جس کے سرنامے میں امام علیؑ اور حسنینؑ کی نقاشی کی گئی ہے۔[25]
بعض محققین نے حرز اور تعویذ کے بارے میں منقول روایت میں تحقیق کی ہے اور ان میں سے بعض کو معتبر اور بعض کو نامعتبر قرار دیا ہے۔[26]
کاشف الغِطاء کے مطابق قرآنی آیات، ذکر اور معصوم سے منقول روایات کے تعویذ کو جائز اور نامعلوم چیزوں کے تعویذ کو ناجائز قرار دیا ہے۔[27]
حرز اور تعویذ اسلامی تعلیمات کے علاوہ علوم غَریبہ میں بھی موجود ہیں۔[28]
لیکن کالے علم والے تعویذوں میں شرک آمیز امور اور غیر الہی طریقوں کی وجہ سے ان تعویذوں کو شریعت میں حرام قرار دیا گیا ہے۔[29]

حوالہ جات

1. ماہیار، «تعویذ در شعر خاقانی»، ص.214

2. ابن‌سینا، کنوز المعزمین، مقدمه جلال‌الدین همایی، انجمن آثار ملی، ص.76
3. ابن‌سینا، کنوز المعزمین، مقدمه جلال‌الدین همایی، انجمن آثار ملی، ص.76
4. ملاحظه کرین: ابن‌سینا، کنوز المعزمین، مقدمه جلال‌الدین همایی، انجمن آثار ملی، ص74؛ ماهیار، «تعویذ در شعر خاقانی»، ص219-.222
5. عربستانی، «تعویذ»، ص.635
6. طباطبایی، «حرز»، ص.11
7. ملاحظه کرین: کلینی، الکافی، 1407ھ، ج2، ص568-573؛ مجلسی، مرآة العقول، 1404ھ، ج12، ص.436
8. خانی، «سیر تحول مفهوم حرز در فرهنگ اسلامی»، ص.67
9. خانی، «سیر تحول مفهوم حرز در فرهنگ اسلامی»، ص71-.78
10. ابن‌سینا، کنوز المعزمین، مقدمه جلال‌الدین همایی، انجمن آثار ملی، ص.82
11. ماهیار، «تعویذ در شعر خاقانی»، ص216-.217
12. اثباتی، «تحلیل و بررسی حرز منسوب به امام جواد(ع)»، ص.11
13. طباطبایی، «حرز»، ص.12
14. طباطبایی، «حرز»، ص.12
15. :کلینی، الکافی، 1407ھ، ج2، ص568-.573
16. ملاحظه کرین: سید ابن‌طاووس، مهج الدعوات، 1411ھ، ص3-.45
17. قمی، سفینة البحار، 1414ھ، ج6، ص.542
18. خانی، «سیر تحول مفهوم حرز در فرهنگ اسلامی»، ص.66
19. مسعودی، «بررسی مقاله حرز از دایرة المعارف قرآن لیدن»، ص.142
20. لواسانی، حرزهای معصومین، 1401شمسی، شناسنامه کتاب.
21. آقا گلی‌زاده، بررسی سندی و متنی روایات حرز و تعویذ، 1390شمسی، ص.19
22. ابن‌سینا، کنوز المعزمین، مقدمه جلال‌الدین همایی، انجمن آثار ملی، ص.77
23. کلینی، الکافی، 1407ھ، ج2، ص.569
24. ابن‌سینا، کنوز المعزمین، مقدمه جلال‌الدین همایی، انجمن آثار ملی، ص.78
25. "Shi'i talismanic piece", Library of Congress."
26. آقاگلی‌زاده، بررسی سندی و متنی روایات حرز و تعویذ، 1390شمسی، ص215-.218
27. کاشف الغطاء، کشف الغطاء، 1422ھ، ج3، ص.460
28. آقاگلی‌زاده، بررسی سندی و متنی روایات حرز و تعویذ، 1390شمسی، ص.25
29. آقاگلی‌زاده، بررسی سندی و متنی روایات حرز و تعویذ، 1390شمسی، ص25.

مآخذ

آقاگلی زاده، زینب، بررسی سندی و متنی روایات حرز و تعویذ، پایان‌نامه دوره کارشناسی ارشد رشته الهیات و معارف اسلامی گرایش علوم قرآن و روایات، مشهد، دانشکده الهیات و معارف اسلامی، 1390هجری شمسی.

ابن‌سینا، حسین بن عبدالله، کُنوز المُعَزِّمین، مقدمه و تصحیح جلال‌الدین همایی، تهران، انجمن آثار ملی، بی‌تا.

اثباتی، اسماعیل، «تحلیل و بررسی حرز منسوب به امام جواد(ع)»، در مجله علوم قرآن و حدیث، شماره 108، بهار و تابستان1401هجری شمسی.
خانی، حامد، «سیر تحول مفهوم حرز در فرهنگ اسلامی»، در پژوهشنامه تاریخ تمدن اسلامی، شماره 1، بهار و تابستان 1390هجری شمسی.
سید ابن طاووس، مُهَجُ الدّعَوات و مَنهَج العبادات، قم، دار الذخائر، 1411هـ.
طباطبایی، سید کاظم، «حرز»، در جلد 13 از دانشنامه جهان اسلام، تهران، بنیاد دایرة المعارف اسلامی، 1388هجری شمسی.
عربستانی، مهرداد، «تعویذ»، در جلد 15 از دایرة المعارف بزرگ اسلامی، تهران، مرکز دایرة المعارف بزرگ اسلامی، 1387هجری شمسی.
قمی، شیخ عباس، سفینة البحار و مدینة الحِکَم و الآثار، قم، اسوه، 1414هـ.
کاشف الغطاء، جعفر بن خضر، کشف الغطاء عن مبهمات الشریعة الغرّاء، قم، بوستان کتاب، 1422هـ.
کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، تهران، دار الکتب الاسلامیه، 1407هـ.
لواسانی، سید علی، حرزهای معصومین، قم، دار السبطین، 1401هجری شمسی.
ماهیار، عباس، «تعویذ در شعر خاقانی»، در مجله دانشکده ادبیات و علوم انسانی، شماره 47-49، بهار و تابستان 1384هجری شمسی.
مجلسی، محمدباقر بن محمدتقی، مرآة العقول فی شرح اخبار آل الرسول، تهران، دار الکتب الاسلامیه، 1404هـ.
مسعودی، محمدمهدی، «بررسی مقاله حرز از دایرة المعارف قرآن لیدن»، در مجله قرآن‌پژوهی خاورشناسان، شماره 21، پاییز و زمستان 1395هجری شمسی.